سوال

کیا جمعہ کے دن یوم عرفہ آنے کی کوئی فضیلت یا امتیازی خصوصیت ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

، جس میں یہ ہو کہ اگر یومِ عرفہ جمعہ کے دن آئے تو اس سال حج سات حج کے برابر ہوتا ہے ، لیکن ایک جگہ "سترّ حج "کا ذکر ہے ، اور ایک جگہ : "بہترّ حج "کا ذکر ہے ، لیکن یہ دونوں روایات کسی صورت میں بھی درست نہیں ہیں!

س حدیث میں آئے ہیں ، وہ حدیث باطل اور صحیح نہیں ہے ، جبکہ دوسری روایت کی ہمیں کوئی سند یا متن نہیں ملا ، چنانچہ یہ بے بنیاد روایت ہے ۔

ں واردشدہ روایت کے متن [کا ترجمہ] یوں ہے :

ن ترین دن جمعہ کے روز آنے والا عرفہ کا دن ہے ، اور وہ جمعہ کے علاوہ کسی اور دن میں آنے والے سترّ حج سے بہتر ہے "

ایت کے باطل اور صحیح نہ ہونے کے بارے میں ائمہ کرام نے حکم لگایا ہے :

1- ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :
لوگوں میں زبان زد عام بات کہ اس دن کا حج بہترّ حج کے برابر ہے ، تو یہ باطل بات ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، کسی صحابی یا تابعی سے ایسی کوئی چیز ثابت نہیں ہے ۔ واللہ اعلم
"زاد المعاد "(1/65)

2- شیخ البانی رحمہ اللہ "سلسلہ ضعیفہ "(207) میں حدیث پر حکم لگانے کے بعد کہ یہ حدیث باطل ہے ، اسکی کوئی بنیاد نہیں ہے ، کہتے ہیں :
"علامہ زیلعی کا "حاشیہ ابن عابدین "(2/348) میں کہنا کہ : "اس حدیث کو رزین بن معاویہ نے "تجرید الصحاح "میں روایت کیا ہے " تو اس کے بارے میں یہ ذہن نشین کرلیں کہ رزین کی اس کتاب میں حدیث کی چھ بڑی کتب کو جمع کیا ہے ، جن میں صحیح بخاری ، مسلم ، موطا امام مالک ، سنن ابو داود ، ـ

یکیا (2/28) انتہی

ہ "(1193) میں البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
ر [illegible] (2/105) انتہی

ہ "(3144) میں آپ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"حافظ ابن حجر نے "فتح الباری "(8/204) میں اس حدیث کیلئے رزین کی کتاب "الجامعۃ "میں سے حدیث کا مرفوعاً حوالہ دیتے ہوئے کہا : "مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے ؛ کیونکہ رزین نے اسے روایت کرنے والے صحابی ، اور نقل کرنے والے محدث کا نام تک ذکر نہیں کیا "

ن ناصر الدین دمشقی نے اپنے جزء : "فضل یوم عرفۃ "میں کہا ہے کہ :
تہی

3- شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :
"کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن حج کے بارے میں کوئی فضیلت ملتی ہے ؟"

یا :

ب]

ج اسی طرح ہو جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا ؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وقوف عرفہ جمعہ کے دن ہی ملا تھا ۔

دن ایک ایسی گھڑی ہے ، جس میں کوئی بھی بندہ اللہ تعالی سے کھڑے ہو کر کچھ بھی مانگے تو اللہ تعالی اسے وہی چیز عطا فرماتا ہے ، تو اس طرح قبولیت کا امکان مزید بڑھ جاتا ہے ۔

وم عرفہ ایک تہوار ہے ، اور جمعہ کا دن بھی تہوار ہے ، چنانچہ دو تہواروں کے اکٹھے ہونے میں خیر ہوگی ۔

، مشہور ہوجانا کہ جمعہ کے دن کا حج سترّ حج کے برابر ہے ، تو یہ صحیح نہیں ہے "انتہی
"اللقاء الشہری "(34/سوال نمبر : 18)

4- دائمی کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا :
"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر عرفہ کا دن جمعہ کے دن آجائے ، جیسے اس سال آرہا ہے ، تو یہ حج سات حج کے برابر ہوگا ، تو کیا سنت میں اس بارے میں کوئی دلیل ملتی ہے ؟"

یا :
"سنت میں اس کے متعلق کوئی صحیح دلیل نہیں ہے ، اور کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ ایسا حج ستر یا بہترّ حج کے برابر ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے "
"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ "(11/210،211)

ں "(8/271) اور "تحفۃ الأحوذی "(4/27)

م :

وگوں میں اس بات کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ بات فقہائے احناف ، اور شوافع کی کتب میں ملتی ہیں ۔

چنانچہ احناف کہتے ہیں کہ :

ہم]

انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ :

"یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن آجائے تو یہ سب سے افضل دن ہے، اور یہ جمعہ کے علاوہ دیگر ایام میں آنے والے ستّر حج سے بہتر ہے۔"

"ردالمحتار علی الدر المختار" (621/2)

جبکہ شافعی فقہائے کرام کا کہنا ہے کہ :

"اور کہا گیا ہے کہ : اگر جمعہ کے دن یوم عرفہ ہوجائے تو اللہ تعالی عرفہ میں موجود سب کو معاف کردیتا ہے، یعنی بلاواسطہ معاف فرما دیتا ہے، جبکہ عرفہ جمعہ کے علاوہ کسی اور دن میں ہو تو واسطے کیساتھ معاف کرتا ہے، یعنی : برے لوگوں کو نیک لوگوں کی سفارش سے معاف فرماتا ہے"

"مغنی المحتاج" (497/1)

م :

ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ کا کوئی امتیاز ہے ہی نہیں، بلکہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس دن وقوف کے بارے میں دس امتیازات بیان کئے ہیں، ہم انکی اہمیت اور فائدے کے پیش نظر انہیں ذکر کرتے ہیں۔

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے، اور یومِ عرفہ و یوم نحر سال کے افضل ترین دن ہیں، اسی طرح لیلۃ القدر، اور جمعہ سے پہلے والی رات بھی افضل ترین راتیں ہیں، اسی لئے جمعہ کے دن یوم عرفہ کی دیگر تمام ایام کے مقابلے میں خصوصیات ہیں، اور اسکی متعدد وجوہات ہیں :

لی وجہ : اس طرح سے دو افضل ترین دن اکٹھے ہوتے ہیں۔

ا کی یقینی قبولیت کی گھڑی ہے، اور اکثر کا یہی قول ہے کہ وہ عصر کے بعد ہے، اور اسی وقت میں عرفات کا میدان کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے والوں سے بھرا ہوتا ہے۔

ہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دن وقوف عرفہ فرمایا تھا، اس طرح آپکی موافقت بھی ہوتی ہے۔

ماز جمعہ کیلئے جمع ہوتے ہیں، اور یہ وقت عین وہی لمحہ ہے جس وقت حجاج کرام عرفات میں موجود ہوتے ہیں، اس طرح پوری دنیا کی مساجد کے لوگوں اور عرفات میں حجاج کے درمیان دعا و گریہ زاری کیلئے ایک ایسی اجتماعیت پیدا ہوجاتی ہے، جو کسی اور دن میں حاصل ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔

، عید کا دن ہے، اور عرفہ کا دن عرفات میں موجود لوگوں کیلئے عید کا دن ہے، اسی لئے عرفات میں موجود لوگوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا۔

ہمارے شیخ [یعنی ابن تیمیہ] کہتے ہیں : یوم عرفہ، عرفات میں موجود لوگوں کیلئے عید ہے؛ کیونکہ وہ اسی دن اکٹھے ہوتے ہیں، جبکہ دیگر علاقوں کے لوگ آئندہ روز یوم نحر کو جمع ہوتے ہیں، تو ان کیلئے عید کا دن یوم نحر بنا، بات کا مقصد یہ ہے کہ : جس دن یوم عرفہ، اور جمعہ کا دن اکٹھے ہوجائیں تو اس طرح دو عید

ں

ہیں کہ : "ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور کہا : امیر المؤمنین! ایک آیت آپ لوگ قرآن میں پڑھتے ہو، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی، اور ہمیں اس دن کے نازل ہونے کا علم ہوتا تو ہم اسے اپنے لئے عید کا دن بناتے! آپ نے پوچھا : کونسی آیت؟ یہودی نے کہا :

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

ۃ: 3]

، جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن، کس جگہ، اور کس بارے میں نازل ہوئی، یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی، اور ہم آپ کے ساتھ عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے"

سے مراد قیامت کا دن ہے؛ کیونکہ قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (سورج طلوع ہونے کا بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اور اسی میں جنت کا داخلہ ملا، اور اسی دن جنت سے نکالا گیا، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور جمعہ کے دن ا

ن دیگر ایام کی بہ نسبت زیادہ اطاعت گزاری کرتے ہیں، حتی کہ بدکردار طبقہ بھی جمعہ کے دن اور اس سے پہلے آنیوالی رات کا احترام کرتے ہیں، انکا یہ ماننا ہے کہ : جو شخص بھی اس دن اللہ کی نافرمانی کرے تو اللہ تعالی اسے مہلت نہیں دیتا بلکہ اسے جلد از جلد سزا سے دوچار فرما دیتا ہے، یہ ایسا معاملہ ہے کہ انہ

یوم مزید" کے موافق ہے، ۔ ۔ ۔ اور وہ جمعہ کا دن ہے، چنانچہ جس دن یوم عرفہ جمعہ کے دن ہوا تو اسکی شان کو چار چاند لگ جاتے ہیں، اور خصوصیات بڑھ جاتیں ہیں جو کسی اور میں نہیں ہیں۔

کی شام کو عرفات میں وقوف کرنے والوں کے قریب ہوتا ہے، اور پھر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے ۔ ۔ ۔

نچہ ان وجوہات کی بنا پر جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ کو دیگر ایام میں وقوف پر فضیلت دی گئی ہے۔

بات کہ اس دن کا حج بہتّر حج کے برابر ہے، تو یہ باطل بات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کسی صحابی یا تابعی سے ایسی کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم" انتہی

، [illegible] (1/60-65)

للہ اعلم.